محمد پرویش شاہین
ڈائریکٹر، لینگویجز ریسرچ پراجیکٹ سنٹر،منگلور سوات

زبانوں کا گڑھ

Muhammad Pervesh Shaheen
Director, Langauges Research Project center, Sawat

Land of Langauages

Northern areas of Pakistan consist of Gilgit , Ladakh , Baltistan , Skardu , Diamer , Hunza , Ghiza and Gan- Chey are geographically very important. This naturally gorgeous area is contiguous to Russia , Afghanistan , China and India. This area is famous in world for its natural beauty, fruits, peculiar and rich historical culture , tradition . Numerous languages are being spoken in this area. The writer is a native of this area, he focused the languages and their origins very resolutely.

وطن عزیز کے شمالی علاقے جنہیں پرانے وقتوں میں دردستان (Durdistan)، بلورستان، (Biloristan) شمالی علاقہ جات (Northern Areas) اور آج کل گلگت بلتستان (Gilgit , Baltistan) کہا جاتا ہے یہ وسیع وعریض علاقے جو بہتر ہزار کلومیٹر پر پھیلے ہوے ہیں۔ یہ مالا کنڈ (Malakand) کے مقدس پہاڑوں سے لے کر روس اور چین اور اور افغانستان تک پھیلے ہوئے علاقے ہیں جن میں سوات، مالا کنڈ، شانگلہ دیر، چترال، اباسین کوہستان، داریل، تانگیر، چیلاس، آستور، سکردو، بلتستان، گلگت، غذر، یاسین، گوپس، نگر اور ہنزہ جیسے بڑے بڑے علاقے، وادیاں اور قدیم ریاستیں شامل ہیں۔

یہ تمام وادیاں بلند و بالا کہساروں، سرسبز پہاڑوں، فلک بوس برفیلی چوٹیوں، گھنے جنگلات، مختلف رنگ اور اقسام کی معدنیات ،نوع نوع کے چرند پرند، مختلف پہاڑی حیوانات، بے شمار قسم کی صحت بخش جڑی بوٹیوں، خوشبو دار گھاس پھوس، نایاب اور خوشبو بھرا سیہ زیرہ ،سلاجیت، وافر پھل پھول، بہتے ندی نالے گرتی آبشاریں، شور مچاتے، میٹھے اور صاف وشفاف بہتے بڑے دریا، قدرتی فلٹر شدہ صاف و شفاف پانی کے چشمے، نہائت قیمتی اور نایاب عمارتی لکڑی اور گرین گولڈ (Green Gold) والے دیودار، سورج کی روشنی چھپانے والے زمردیں جنگلات (Emerald Forest) مختلف قسم کے بنے ہوئے پہاڑ، بڑے بڑے اور وسیع وعریض گلیشیرز، سیاحوں کی ہر خواہش پوری کرنے والے کھیل، کود اور ورزشوں کے لئے دل کشا وادیان، مختلف اقوام مختلف نسلیں، مختلف خاندانوں کی بہت سی زبانیں اور زبانچے، عجیب و غریب رسم و رواج، محنتی اور ایماندار لوگ امن و آشتی کے چاہنے والے اور نفرت و دشمنی سے بے خبر لوگ، سچے، کھرے اور قول کے پکے اور ہنس مکھ گلابی چہروں والی یہ بے پناہ افرادی قوت، کھیلوں، تہواروں اور موسیقی کے شوقین، جدید دور کی سہولیت سے نا آشنا، مگر صابر و شاکر لوگوں کے

مساکن ہیں۔

ان علاقوں کے فطری حسن اور فطری خوبیوں کی وجہ سے یہ علاقے ماہرین اراضیات، ماحولیات، موسمیات، شکاریات، نباتات ،حیوانات، معدنیات، کوہ پیائی، نسلیات اور لسانیات کے لئے ایک ارضی جنت ہے۔ایک جنگل ہے، ایک میوزیم ہے اور ایک چڑیا گھر ہے۔

یہ علاقے ہیں کچھ ایسے کہ جہاں وسطی ایشیا، چین، جنوبی ایشیا، ایران اور یونان کے راستے آکر ملتے ہیں اور یہ وہی قدیم راستے ہیں جنہیں قدیم وقتوں میں شاہراہ ریشم، اتر اپتھا (Silk Rout) ، کہا جاتا تھا اور آج اسے ایک نئی شکل اور ایک نیا نام شاہراہ قراقرم (K.K.H.) اور شاہراہ دوستی دیا گیا ہے جو ان پورے خطوں اور علاقوں کے رہنے والوں کی سماجی، اقتصادی، معاشرتی، معاشرتی مذہبی، تعلیمی اور سیاسی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی لائی ہے۔

یہ دلکشا وادیاں جن میں زبانوں کے ندی نالے بہتے ہیں جس طرح ان کی زبانیں ایک دوسرے سے الگ تھلگ خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں، اسی طرح یہاں کے باسی بھی نسلی طور پر ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہیں۔ دوسرے ان کے انتظامی یونٹ کچھ اور ہوتے ہیں اور لسانی یونٹ کچھ اور ہوتے ہیں (۱)

قدیم عہد کے یونانی، رومی اور ہندی مورخین نے ان علاقوں درد، درادا اور دردائی ، داد لکے وغیرہ (Dard,Darda, dardai) کے ناموں سے یاد کیا ہے جبکہ انیسویں صدی کے اوائل میں انگریز محققین نے ان علاقوں کو ایک مجموعی نام دردستان (Dardstan) دیا ہے۔

دردستان کا حدود اربعہ: دردستان کا حدود اربعہ سمجھنے کے لئے اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ دردستان کے شمال میں کوہ قراقرم، جنوب میں کوہ ہمالیہ، مشرق میں قراقرم کے سلسلہ کوہ کی مغربی حد اور مغرب میں کوہ ہندوکش واقع ہے (۲)

زبانوں اور نسلوں کا گڑھ: چونکہ قدیم وقتوں میں یہ علاقے مختلف قسم کی خصوصیات رکھتے تھے اس لئے ان علاقوں میں قدیم وقتوں سے وقتاً فوقتاً، شکاری لوگ، فاتح، مہاجر، سوداگر، سفراء اور مذہبی مبلغین آتے رہے، جن کی وجہ سے یہاں کئی نسلوں، رسم الخطوں کے لوگ در آتے کچھ تو آگے اور نیچے کے میدانی علاقون کی طرف کوچ کرتے کرتے گنگ وجمن کی وادیوں تک جا پہنچے اور کچھ کی باقیات ان علاقوں میں رہنے لگیں جنہوں نے نئی اور مشترک زبانیں، نئے رسم الخطوں اور نئی ثقافت کی اختیار کر ڈالی لیکن ان کی قدیم زبانیں بدستور کسی نہ کسی شکل میں اپنے کنبڈے کے ساتھ یہیں پر رہ گئیں ان نئی زبانوں کے علاوہ ان زبانوں کا بھی جو آج ان علاقوں میں تو نہیں بولی جاتیں لیکن کتبوں کی صورت میں اپنے اپنے رسم الخطوں کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔جن میں قدیم اور مشہور زبانیں اور خط مثلاً سنسکرت ، پالی، گندھاری، ستھین، پارتھین، تخاری، براھمی، خروشتی، پروٹو شاردا، شاردا سوغری، باختری، چینی، تبتی، عبرانی، سریانی، عربی وغیرہم شامل ہیں اور جن میں کچھ کتبے ایسے بھی ہیں جن کی زبان اور خط ہنوز نہیں پڑھے جا سکے ہیں جو ان علاقوں اور ان کے قدیم باسیوں کی قدیم تجارتی، معاشی، سیاسی، علمی، اور مذہبی زندگی پر ایک قابل ستائش روشنی ڈالتی ہیں۔

معدومیت کا شکار: مجھے اپنے من پسند شکار (Language Hunting) کے دوران بہت سی ایسی زبانیں ملی ہیں جو یا تو فنا ہو چکی ہیں یا فنا ہونے کو ہیں۔ خدانخواستہ اگر ان زبانوں کو بر وقت نہ بچایا گیا اور یہ فنا ہو گئیں تو ہم ایک بہت بڑے اور تاریخی ورثہ سے محروم ہو جائیں گے۔ مجھے ریسرچ کے دوران مختلف بڑی وادیوں میں چند ایسے گاؤں یا دیہات بھی ملے ہیں کہ اگر گاؤں کی آبادی بیس گھروں پر مشتمل

ہے تو اسی میں تیرہ تیرہ زبانیں بھی بولی جاتی ہیں جبکہ کہیں کہیں آٹھ آٹھ، کہیں نو نو اور دس دس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جہاں بولنے والوں کی خونی نسلیں ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے الگ اور زبانیں کیا، زبانوں کے خاندان بھی ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں یہاں تک کہ ان کے مذاہب اور مسالک بھی الگ الگ اور خاص رسم و رواج بھی ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔

لیکن اسکے باوجود ان چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں جو آپس میں ہم آہنگی، خلوص اور بھائی چارہ موجود ہے اور ان کے ہاں شہروں کے مہذب لوگوں جیسے جرائم، بدامنی، نفرت، شہ زوری، دھوکہ، فراڈ قتل مقاتلہ نظر نہیں آتا بلکہ سارے ایک دوسرے کی غمی خوشی میں برابر کے شریک ایک قسم کی ''گلوبل سوسائٹی'' میں رہ رہے ہیں۔

ایسے گنتی کے چند گاؤں جن میں زبانوں کا ایک جنگل آباد ہے، ان میں سے ایک گاؤں ای۔مت، ایمت (IMIT) ہے جو گلگت بلتستان کے صوبہ میں واقع ضلع غذر کا ایک خوبصورت گاؤں ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اسی گاؤں میں بولی جانے والی زبانوں اور بولنے والوں کا نسلی اور لسانی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

انتظامی تقسیم: گلگت بلتستان کا نیا صوبہ سات اضلاع ا۔ضلع گلگت (Gilgit) ۲۔ضلع ہنزہ ونگر (Hunza-Nagar) ۳۔ضلع استور (Astor).4 ضلع دیامیر (Diamir) ۵۔گنگ چھے۔گانچھے (Gan-chay) سکردو (Skardu) اور ۷۔غذر (Ghizr) پر مشتمل ہے۔

گلگت کے شمال کی طرف حسین وجمیل وادیوں کی ایک جھرمٹ واقع ہے جن پر فطرت نے فیاضی کی حد کر دی ہے ان دل کشا، صحت بخش اور فرحت بخش وادیوں میں چند مشہور وادیاں وادیاں یاسین (Yasin) وادی پونیال (Ponial) وادی گوپس (Gopis) اور وادی اشکومن (Ishkoman) ہیں ان تمام چار وادیوں کو 1972 میں ملا کر ایک نیا ضلع بنایا گیا جس کا نام غذر رکھا گیا جس کا صدر مقام چھٹور کھنڈ ہے اور جس میں چار تحصیلیں یاسین (Yasin) وادی پونیال (Ponial) وادی گوپس (Gopis) اور وادی اشکومن (Ishkoman) ہیں۔

چونکہ زبانوں کا یہ گڑھ ایمت (Imit) اشکومن ہی کے قریب واقع ہے اسی لئے تھوڑی سی بحث اشکومن پر کرنے سے ایمت کے بارے میں معلومات دستیاب ہو سکیں گی

اشکومن: آج تو اس وادی کو اشکومن کے نام سے پکارتے ہیں لیکن اس کا پرانا نام شغمل یا اشقمان (Shagman or Ashqman) تھا۔ جو بروشسکی زبان کا لفظ ہے اور جس کے معنی سرسبز زمین اور سبزہ زار کے ہیں جو بگڑتے بگڑتے اشکومن بن گیا اسی وادی ایک اور قدیم نام قرمبر (Qarambar) بھی ہے۔(۳)

حدود اربعہ: یہ وادی گلگت کے شمال جنوب میں اور ضلع غذر کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں واخان (افغانستان) مغرب میں درکوت یاسین، مشرق میں ہنزہ اور رلتر اور جنوب میں گاہ کوچ واقع ہے۔

رقبہ: اس وادی اور تحصیل کا مجموعی رقبہ 2800 کلومیٹر ہے جبکہ اس کی آبادی 20 ہزار ہے۔

جنگل اور جانور: یہاں دلفریب اور گھنے جنگل میں واقع ہیں جن میں چیڑ، پیزار، برج اور باسقر کے درخت پائے جاتے ہیں جب

کہ وحشی جانوروں میں مارخور، سیل، چیتا، بھیڑیا، لومڑیاں اور پرندوں میں مرغابیان، دام چکور، کوئل، کوے اور چیل پائے جاتے ہیں ان جنگلوں میں نہایت ذائقے دار سبزیاں، جنگلی پیاز، جنگلی مرچ، لاتے، جوٹول، ششال اور یک موجود ہیں جن میں بڑے خوشنما اور خوشبو بھرے پھول فونز اور گوشول بھی شامل ہیں (۴)

دریا اور تفریحی علاقے: یہ برف پوش علاقے گلیشیرز سے بھرے پڑے ہیں جہاں سے دریائے قرمبر اور دریائے اشکومن نکلتے ہیں۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ علاقے سردیوں میں سخت سرد اور گرمیوں میں بے حد معتدل رہتے ہیں ان علاقوں میں بہت زیادہ تفریحی مقامات ہیں جن میں نالہ چکورہ، اسمبر اسمبر، نالہ ولتی اور نالہ بڑوگہ زیادہ مشہور ہیں۔

مشہور دیہات: اس وادی کے بہت سے بکھرے ہوئے دیہات میں سے غوٹلی، کوشی، فیض آباد، ایمت، مومن آباد، جلال آباد اور چھٹور کھنڈر شامل ہیں۔

ذرائع آمدن: چونکہ یہ علاقہ نسبتاً ایک زرخیز علاقہ ہے پانی وافر مقدار میں موجود ہے اور لوگ بہت محنتی ہیں اس لئے زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی کے کام سے وابستہ ہیں جہاں وہ ہر موسم کے لحاظ سے اچھی فصلیں اور اچھی سبزیاں پیدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کچھ آمدنی کا دارومدار جنگلات پر بھی ہے جبکہ کافی لوگ سرکاری ملازمتوں سے بھی وابستہ ہیں تازہ پھلوں میں یہاں کی ناشپاتی، سیب، خوبانی، اخروٹ اور توت زیادہ مشہور ہیں جبکہ اسکی چراگاہیں سرسبز ہیں۔

تعلیم اور صحت: تعلیم کے لحاظ سے یہ وادی کافی آگے ہے اور یہاں مردوں کی نسبت خواتین کی شرح خواندگی بہت زیادہ ہے یہاں سرکاری سکول، آغا خان فاؤنڈیشن کے سکولز اور ہسپتال موجود ہیں جبکہ سیاحوں کے لئے ریسٹ ہاؤس اور چھوٹے چھوٹے ہوٹل بھی موجود ہیں۔

تہوار: دیگر شمالی علاقہ جات کے مشترکہ رسم و رواج کے اکثر رواج یہاں بھی پائے جاتے ہیں لیکن علاقے تک محدود دو تہوار نسالو (Nasalo) اور بھی گانگ (Bhi-Gang) ہیں جبکہ ایک اور بہت زیادہ مشہور تہوار ششوگھوٹ (Shasho-Ghot) ہے شادی بیاہ کے اوقات کیلئے یہ لوگ اپنا مقامی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔

جب ان علاقوں میں گرمی کی آمد آمد ہوتی ہے تو یہ لوگ اپنے مال مویشیوں کے ساتھ اوپر کی زرخیز اور معتدل وادیوں کی طرف کوچ کرتے ہیں ان کی یہ سالانہ اندرونی ہجرت سیر و تفریح اور معاشی دونوں لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ ان دنوں میں مویشی بہترین چراگاہوں میں چرنے کی وجہ سے بڑی نقدار میں دودھ گھی وغیرہ دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

قدیم تاریخ: ان علاقوں کی تاریخ بڑی قدیم اور بڑی جاندار ہے۔ یہ علاقے پروٹو ہسٹاریکل، پری ہسٹاریکل اور ہسٹاریکل دور کے آثار سے بھرے پڑے ہیں

نسلی جائزہ: جس طرح کہ گذشتہ سطور میں اشارہ کر لیا گیا کہ ان لوگوں کا تعلق قدیم درد لوگوں سے ہے جو آبادی کے پہلے جتھے کے لوگ ہیں ان لوگوں معاشرتی اور نسلی تاریخ چار یا پانچ مشہور قبیلوں اور ذاتوں میں بٹی ہوئی ہے جن میں رونو (Rono) شین (Shin) یشکن (Yashkin)، کمین (Kmin) اور ڈومز (Doms) قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے رونو ذات کو سب سے بہتر گنا جاتا ہے اور قدیم وقتوں میں یہی لوگ بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز رہا کرتے تھے جبکہ یشکن کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ، شین اور یہاں کے قدیم اور اصلی لوگوں کے اختلاط سے وجود میں آئے ہیں شین یہاں کی سب سے بڑی ذات اور بڑا قبیلہ ہے۔ ان کی زبان اور رسم و رواج باقی سب لوگوں

اور ذاتوں پر حاوی ہے کمین لوگ نچلی ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور تمام چھوٹے موٹے کام کرتے ہیں اور معاشرتی طور پر پست لوگ گنے جاتے ہیں دیگر لوگوں کی طرح ڈوم لوگوں کی اصل نسل، قدیم وطن، ان علاقوں میں ان کی آمد کے بارے میں تاریخ خاموش ہیں یہ لوگ فنکار ہیں گانے بجانے اور ساز کا پیشہ رکھتے ہیں لوہاری اور بنجاری کا کام بھی کرتے ہیں بعض لوگ ان کو ہندوستان کے جپسی (Gipsy) لوگوں ہی سے گردانتے ہیں۔

لسانی جائزہ: اگر چہ کسی ایک زبان کا مکمل لسانی جائزہ لینا ایک مشکل کام ہوتا ہے اور پھر جب ایک وادی، ایک شہر، ایک علاقہ میں بھی نہیں بلکہ ایک چھوٹے سے دیہات میں ایک نہیں بہت سی زبانوں کا جائزہ کیا جانا ہو تو اس میں یقیناً کافی غلطیاں اور کمیاں ہوں گی کیونکہ ایک تو ان پہاڑی علاقوں میں ایک ہی زبان کو مختلف لوگ مختلف اور بہت سے نام دیئے جاتے ہیں دوسرے یہ کہ ہر گاؤں گاؤں اور وادی وادی ہی ان زبانوں میں لہجے اور بولیاں اور زبانچے پیدا ہوتی جارہی ہیں

پھر جب آپس میں مختلف مسالک، قبیلوں،، ذاتوں اور نسلوں کے لوگ آپس میں رہتے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کے پاس اپنے مسلک، نسل، تاریخ رسم ورواج اور کام کاج کی مناسبت سے مختلف اسماء، صفات اور اصطلاحات (Terminalogy) ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سب پر گہری نظر رکھنے کے لئے ایک طویل عرصہ تک ان لوگوں اور ان علاقوں میں رہنا ضروری ہوتا ہے (جو مجھ جیسے کمزور جیب رکھنے والے بندے کے بس سے باہر کی بات ہے)

ایمت کا گاؤں: یہ دیہات یا یہ گاؤں جو تقریباً سو دو سو گھروں پر مشتمل ہے۔ یہاں کے ایک مقامی سکالر محمد جان کے مطابق اسی گاؤں میں ۹ زبان بولی جاتی ہیں جب کہ اس پر ایک ماہر نسلیات فلمی (Felmy) جب اس گاؤں میں جس میں واخی بولنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جب اپنا تحقیقی کام کر رہی تھیں تو انہوں نے ایمت (Imit) کے بارے میں لکھا تھا:

" In IMIT alone one find seven different Ethnic groups all speaking their own languages " (۴)

محترمہ کا ٹارگٹ زبان اور زبانیں نہیں تھا بلکہ وہ واخی لوگوں کی روزمرہ زندگی پر کام کر رہی تھیں، س لئے وہ زبانوں کی اس ندی نالے میں نہیں اتری تھیں گاؤں ایمت میں بولی جانے والی زبانیں کچھ یوں ہیں۔

ا۔ بروشکی: یہ زبان (birushaki) ہنزا (Hunza) نگر (Nagar) اور ایمت (Imit) میں بولی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے کہ آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کی کوئی ماں، بہن اور بیٹی بھی ہے یا نہیں۔ اس لئے ماہرین نے اسے (Isolated) یا یتیم زبانوں (orphan Languages) میں رکھا ہے اور جس طرح کہ زبان کی اصل نسل کا پتہ نہیں چلتا، اس طرح اس کے بولنے والوں کی اصل نسل، قدیم وطن ان علاقوں میں آمد کا عرصہ اور وجوہات بھی نامعلوم ہیں اس زبان کے بولنے والوں کو بروشو (brusho) اور ان کے مساکن کو بروشال (Brushal) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہنزا والوں کو ہنزا کُٹ اور نگر والوں کو نگر کُٹ کہا جاتا ہے۔ ہنزہ اور نگر میں سینکڑوں سالوں سے قائم ودائم ریاستوں کے حکمرانوں کا تعلق ان بروشوں لوگوں سے تھا جسے بعض مورخین یشکن (Yashkun) بھی کہتے ہیں۔

انگریزوں میں پہلے سکالر لوریمر (Lowrimer) ہی تھے جنہوں نے بروشسکی کے ساتھ ساتھ ڈوماکی (Domaki) اور واخی

اور دیگر کئی زبانوں پر کام کرلیا ہے اگر چہ ان کے بعد کئی کئی سکالروں نے ان کے کئے ہوئے کام میں مختلف قسم کی خامیوں اور غلطیوں کی نشاندہی کر ڈالی ہے لیکن آج بھی لوریمر کا کیا ہوا کام سند مانا جاتا ہے اور بطور حوالہ استعمال کیا جاتا ہے

" They together with the people of Nagar speak a language 'Khajuna",which I believe to be a ramnant of a pre historic language" (۵)

ایک مشہور ماہر لسانیات جی مارگنسٹیرن (G.Morgenstrien) نے جب لوریمر کے چھوڑے ہوئے مواد کا جائزہ لیا تو انہوں نے لکھا:

" Burushaski speakers were regarde as,the last relic of a pre-Aryan population of the Hindukush region" (۷)

لوریمر کے نسلی نظریے کے بارے میں مشہور ماہر لسانیات ہرمن (Herman) لکھتے ہیں:

" They according to this theory,driven to the fatness of the sauage Hindu Kush , where they lived for an unknwn period un intrupted by conquerore on large scale migration " (۸)

ان صاحب کے بعد آج کے دور میں ان شمالی علاقہ جات کی زبانوں پر اتھارٹی کی حیثیت رکھنے والے جارج بدرس (George Buddruss) لکھتے ہیں:

" B. Tikkonen (2001) has pointed out that Burushaski because of its complex Polysynthetic,structure is one of the more complicated languages of the world." (۹)

جبکہ اس کے بارے میں ایک اور ماہر لسانیات برگر (Burger) لکھتے ہیں:

" The peculiarities of Bun,one integrated into a system which as a whole can be called unique with the languages of the world (۱۰)

لیکن میرے خیال میں لوریمر کے بارے میں سب سے بہتر رائے جولی (Julie) کی ہے، لکھتے ہیں:

" The Loriemer's guest was not only to answer the question of who were the Brusho , but it was also to documents the life and life ways of the Brusho before they were for ever last "(۱۱)

یہ نا معلوم خاندان کی ایک مشہور اور جاندار بروشسکی زبان کی گئی اور مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے مثلاً Burushaski , Bushaski , Burushakai , Burucaki , Burushaki , Burucaski , Biltum , Khajuna , Kunjut , Werchikwar.

ایمت (Imit) میں بولی جانے والی بروشسکی جو کہ پوری وادی میں ورچیکوار (Wer chikwar) کے نام اور یا پھر یاسین

وادی کی وجہ سے؟ کے نام سے مشہور ہے ایمت کے گاؤں میں ایک اور علیحدہ نام بلتم با (Biltam Ba) کے نام سے مشہور ہے۔ مختلف ناموں کے علاوہ بروشسکی زبان کے لہجوں کے بارے میں جارج بدرس لکھتے ہیں بروشسکی کو تین بڑے لہجوں اور اقسام (Verities) میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ہنزہ لہجہ (Hunza form) جو کہ مختلف گاؤں میں مختلف انداز سے بولی جاتی ہے نگر لہجہ (Nagar form) جسے نگرسکی یا نگاررسکی اور خجونہ (Nagariski or Nagaraaski and Khajuna) بھی کہتے ہیں۔

یاسینی لہجہ (Yasin form) ان میں سے ہنزا اور نگر کے لہجے آپس میں قابل فہم ہیں اور لوگ ایک دوسرے کو آسانی کے ساتھ سمجھتے ہیں لیکن نگری لہجہ افعال (Verbs) کے لحاظ سے ہنزائی لہجہ سے فرق کرتا ہے اور ہنزائی لہجہ کے بجائے شینا (Shina) زبان کے قریب ہے جبکہ یاسینی لہجہ نگر اور ہنزا دونوں لہجوں سے کافی مختلف ہے۔

" and the form current in Yasin which differs considerably from the Bun of Hunza and Nagar." (۱۲)

جدید دور کے جدید سکالرز اس زبان کے بارے میں جو تحقیق ہیں۔ ان میں سے بعض اس زبان کو باسک (Basque) زبان اور بعض اسے سائبیریا اور بعض اسے کاکشائی (Caucasian Language) کی زبانوں میں تلاش کرتے ہیں۔

راقم (پرویش شاہین) اگر چہ اس میدان میں ایک طالب علم اور وہ بھی ایک غبی طالب کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ جو ان لوگوں کے قدیم مسکن کو افغانستان ہی میں تلاش کرتا ہے۔

واخی: ہمارے گاؤں ایمت (IMIT) میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان واخی ہے جن کا اصل گھر واخان ہے اور یہ لوگ افغانستان ہی سے قدیم وقتوں میں ان جگہوں میں آکر آباد ہوئے، یہ لوگ اس کے علاوہ چترال کے یارخون وادی اور ہنزہ کے بالائی علاقوں میں شمشال (Shimshal) پھسو (Passo) اور گلمت (Gilmit) میں بھی آباد ہیں جبکہ ان کی آبادی کا بڑا حصہ افغانستان، تاجکستان، روس وغیرہ میں آباد ہے نسلی لحاظ سے یہ لوگ اور زبان اگر چہ انڈو یورپین میں آتے ہیں لیکن انڈو یورپین کے اندر سے یہ ایرانی زبانوں (Iranian Group) کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جن میں دیگر زبانیں اوستک (Osatik) پارسی، کردی، پشتو، یدغہ (Yidga) تاجیکی، بلوچی، ارمڑی (Ormari) اور یا میری زبان کا بڑا گروپ شامل ہے چونکہ یہ لوگ بہت بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے اور ایک دوسرے سے دور دور اور مختلف انتظامی اور سیاسی یونٹوں میں آباد ہیں۔ اس لئے ان میں کئی کئی لہجے پائے جاتے ہیں ان کی آوازوں میں چند ایسی آوازیں بھی ہیں جو باقی زبانوں میں نہیں پائی جاتی ہیں بہت سی دیگر زبانوں کی طرح زبانوں کی طرح اس زبان کو بھی بہت سے مگر مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً Wakhi / Wakhani / Wakhigi / Vakhan / khik لیکن لوگ اور بولنے والے اپنی زبان کو وخیک Wakhik اور لوگوں کو Khik کہتے ہیں (۱۴)

ڈوماکی: ان علاقوں میں بولی جانے والی ایک زبان ڈوماکی ہے جن کا گڑھ ہنزا کے قریب واقع ایک گاؤں برشیال (Breshial) ہے جسے بعد میں سر آغا خان نے تبدیل کرا کے اس کا نام مومن آباد رکھا گیا۔

یہ زبان گوجال (Gojal) نگر، ہنزا، گلگت دومیال، پونیال کے بکر (Bakar) گاؤں میں بولی جاتی ہے۔

یہ زبان نسل کے لحاظ سے انڈو یورپین ہے اور بعد کے شجرہ میں انڈو آرین (Indo Aryan) اگر چہ بعض لوگوں نے اسے درد

(Dardic Language) سمجھا ہے جبکہ بعض نے اسے جپسی (Gipsy) خاندان سے جوڑا ہے لیکن تا حال کوئی واضح نظریہ سامنے نہیں آسکا ہے یہ بات بھی خیال میں رہے کہ یہ خالص ہندی زبان وسطی ہند سے یہاں کیسے اور کب پہنچی۔اس کے بولنے والوں کو بریچو (Bricho) کہتے ہیں جبکی ان کی زبان کو Domaaki / Dumaki / Doma اور ڈومخی کہا جاتا ہے چونکہ یہ پیشہ ور لوگ ہیں اور اپنے پیشہ کے لحاظ سے دور دور کے علاقوں میں آباد ہیں۔اس لئے جہاں بھی آباد ہیں وہیں کی زبانوں کا ان کی زبان کے فرہنگ اور (Vocabulary) پر گہرا اثر پڑتا ہے لیکن گرامر اور صرف ونحو کے لحاظ سے یہ ایک آزاد، خود مختار اور الگ زبان ہے یہ زبان گاؤں ایمت میں نہ ہونے کے برابر ہے (۱۵)

کھوار: کھوار بھی اس وادی اشکومن اور خاص ایمت (IMIT) میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے کیونکہ یہ علاقے کبھی چترال کے حکمرانوں کے زیرنگیں رہے تھے دوسرے یہ کہ ان علاقوں کی آمدورفت کے راستے چترال کی طرف زیادہ ہیں کھوار کا گڑھ بالائی چترال کے علاقے میں اور جو چترال میں بولی جانی والی زبانوں میں بڑی زبان ہے پہاڑی علاقہ اور پھیلا پھولا علاقہ ہونے کی وجہ سے کھوار زبان میں چترال ہی کے اندر دیگر زبانوں کی طرح کھوار بھی مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے مثلاً Khwar / Khawari / Khawar / Qash Qari / Kash Kari Chitrali / Citrali / Chitrari / Arniya / Patu / نسلی لحاظ سے یہ زبان انڈو یورپین پھر اس کے اندر انڈو ایرانین اس کے اندر انڈو آرین اور آخر میں دردی (Dardie) زبانوں میں آتی ہے (۱۶)

شینا: شینا بھی اس گاؤں اور اس آبادی کی ایک بڑی زبان ہے چونکہ یہ شمالی علاقہ جات میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے اس لئے اس زبان نے دیگر زبانوں کو بہت زیدہ متاثر کر لیا ہے یہ زبان بلتستان، ہندوستان، کشمیر، لدخ اور انڈس کوہستان میں بولی جاتی ہیں اس میں مختلف علاقوں کی مناسبت سے بہت سے لہجے یا زبانچے موجود ہیں لیکن ان تمام میں فوقیت گلگتی لہجے ہی کو حاصل ہے جبکہ قدیم لغت (Archeive) کے لحاظ سے انڈس کوہستان کا لہجہ زیادہ بہتر اور موزوں لہجہ ہے یہ زبان بھی مختلف نام رکھتی ہے مثلاً Shinba / Sina / Shinaki / Kohistyo/ Brocpa / Broskat (۱۶)

پشتو: یہ زبان جو خیبر پختون خوا (Khyber Pakhtoonkhwa) کے علاوہ بلوچستان اور افغانستان، تاجکستان، روس، ایران، بھرت اور دیگر کئی ممالک میں بحثیت مادری زبان بولی جاتی ہے اور جو افغانستان میں 1936 اور سوات میں 1917 سے دفتری اور سرکاری زبان ہے۔

یہ زبان ایمت (IMIT) کے علاوہ دیگر تمام شمالی علاقوں اور کشمیر میں بولی جاتی ہے۔ یہ زبان اصل نسل کے لحاظ سے انڈو یورپین کے اندر خالص گروپ بن کر آئی ہے اور برصغیر اور وسطی ایشیا کی چند قدیم اور زندہ زبانوں میں سے ایک ہے اس زبان کے مختلف نام Pushto / Pashto / Pashtu / Pakhto / Afghani / Sulemani / Pathani / Peshaweri / ہیں یہ زبان انڈو (Hindi) اور ایرانی (Iranian) کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے کیعنکہ یہ واحد زبان ہے ج میں ان دونوں زبانوں کی آوازیں موجود ہیں۔ (۱۷)

پارسی: اگر چہ یہ ایک قدیم زبان ہے اور ایران اور افغانستان میں سرکاری زبان کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔اور جنوبی اور وسطی ایشیا کے لوگوں کی ایک تہذیبی زبان بھی رہی ہے لیکن بدقسمتی سے اب یہ آہستہ آہستہ سکڑتی جا رہی ہے اور ایران اور افغانستان سے باہر خصوصاً بر

صغیر خطوں میں اس کی پوزیشن میں نمایاں فرق واقع ہوا ہے۔کبھی یہ شمالی علاقہ جات میں بھی سرکاری زبان رہی ہے اور ہر پڑھنے والا بندہ اسے آسانی کے ساتھ بول سکتا تھا آج کل بھی یہ کافی حد تک شمالی علاقوں میں بولی اور پڑھی جاتی ہے البتہ ہمارے زیر موضوع گاؤں ایمت (IMIT) میں یہ زبان ناپید ہے۔

یہ زبان نسلی طور پر خالص آریائی زبان ہے ۔اگر چہ یہ پشتو زبان کی بہن ہے جن دونوں کی ماں ژند زبان ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ جو آوازیں پشتو میں پائی جاتی ہیں وہ پارسی میں موجود نہیں ہیں ۔

کھلوچی: یہ زبان جو بالائی شمالی علاقہ جات میں بولی جاتی ہے۔ یہ کوئی الگ زبان نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کی زبان ہے جو اباسین کوہستانی (Indus Kohistani) کی وادی کندیا جسے مقامی لوگ کھلی (Khili) کہتے ہیں ، سے اوپر کے علاقوں میں گئے ہیں۔ یہ اس کوہستانی زبان کا ایک لہجہ ہے۔ جو انڈس کوہستان میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے اور جو انڈس کوہستان کی سب سے بڑی زبان ہے اس پر اوپر کے علاقوں میں دیگر زبانوں کے بڑے اثرات پڑ گئے ہیں۔ کوہستانی زبان درد (Dardic) خاندان کی ایک قومی اور جاندار زبان ہے (نہیں معلوم یہ اشکومن اور ایمت میں بھی بولی جاتی ہے)

کیناوالی: یہ بھی کوئی الگ زبان نہیں ہے بلکہ انڈس کوہستان میں بولی جانے والی درد خاندان کی زبان کوہستانی کا ایک لہجہ ہے کوہستان کی ایک سب ڈویژن کو کندیا کے ساتھ ساتھ کینا (Kania) بھی کہا جاتا ہے میرے خیال میں یہ لوگ اسے وادی کندیا لے گئے ہوں گے۔ اور ان کے علاقے کی وجہ سے ان کی زبان کو کیناوالی Kanya wali کا نام دیا گیا ہے۔

لیکن زبانوں کے جدید دور میں عالم بے بدل جناب بدرس (Budruss) اس کو الگ الگ زبان مانتے ہیں۔ اورانہوں نے ہی اس پر تحریری طور پر کام بھی کیا ہے اور جو چھپ بھی چکا ہے۔ یہ زبان ایمت (IMIT) میں نہیں بولی جاتی ہے۔

گوجری: یہ زبان جس طرح کہ کافی تعداد میں کشمیر اور پختون خوا میں بولی جاتی ہے اس طرح یہ بکھرے ہوئے علاقوں شمالی علاقہ جات میں بھی بولی جاتی ہے۔ اگر چہ جنگلات اور زمینوں میں ان کو مالکانہ حیثیت حاصل نہیں ہے۔ مویشی اور خصوصاً بھیڑ، بکریاں پالتے ہیں اور یا دوسرے کے گھروں اور زمینوں میں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی بہت سے مختلف علاقوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ اس لیے اگر ایک طرف ان کی اپنی زبان کافی حد تک دوسری زبانوں سے متاثر ہوتی ہے۔ تو دوسری طرف انہوں نے بھی اپنے رہائشی علاقوں میں بولی جانے والی زبانیں اچھی طرح سیکھ لی ہیں۔

یہ زبان اشکومن اور ایمت (IMIT) میں بھی بولی جاتی ہے۔ اسی زبان کا اصل گڑھ گجرات راجستھان کے علاقے ہیں۔ جہاں جہاں نیچے میدانی علاقوں میں چراگاہیں اور سبزہ ختم ہوا۔ تو یہ لوگ اپنے مال مویشیوں کو لے کر ایسے علاقوں کا رخ کر لیا، جہاں چراگاہیں بھی ہوں اور جنگلات بھی، تا کہ ان کے مال مویشی کو وافر اور تنومند چارہ مل سکے۔

نسلی طور پر ان کی زبان بھی انڈو یوروپین اس کے اندر ایرانین اس کے انڈو ارین (Indo-aryan) ہے۔ اگر چہ درحقیقت یہ مرکزی ہند کی ایک ہندی زبان ہے لیکن بعض علماء اسے درد (Dandiac) گروپ سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دیگر زبانوں کی طرح یہ گوجری زبان بھی بہت سے ناموں سے جانی پہچانی ہے۔

مثلاً/ Gunjani/Gujuri/RajasTani/Gujri/Gujir

Gojri/Gograi/Gojani/Gujjani/Gujuni لیکن اس کے علاوہ یہ گوجر بات کے نام سے بھی مشہور ہے۔جبکہ اشکومن ایمت(IMIT) میں تو اسے بالکل ایک الگ تھلگ نام گجراتی (Gojrati) دیا گیا ہے۔

اس زبان میں مختلف مقامات اور مختلف ماحول کی وجہ سے بہت سے لہجے بن گئے ہیں۔اور ہر ماحول میں اس پر اسی ماحول کی (Dominant) زبان کے اثرات پڑ چکے ہیں۔

کوہستانی: انڈس کوہستان میں بولی جانے والی بڑی زبان ہے جبکہ اس کی دیگر زبانیں سوات کوہستان اور دیر کوہستان میں بولی جاتی ہیں۔جن میں اس میں بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ انڈس کوہستان کے مشرقی حصے میں جہاں کی شینا بڑی زبان ہے لیکن شینا (Shina) کے علاوہ وہیں بیٹری(bateri) چیلیسو (Chiliso) گبارو (Gibaro اور پہاڑی (Pahari) بولی جاتی ہیں۔جن میں سے بیشتر، چیسو اور گیارو میں اور انڈس کوہستان میں قریبی مشابہت پائی جاتی ہے۔

اس زبان کے بارے میں یہ جائزہ لینا بھی ضروری ہوگا کہ یہ زبان اوپر کے شمالی علاقوں سے تو نقل مکانی کر کے نہیں آئے ہیں۔یہ زبان نسلی لحاظ سے انڈس یورپین زبان ہے۔اور پھر اس کے اندر یہ درد (Dondic) گروپ کی زبان ہے۔

انڈس کوہستان سے اوپر شمالی علاقہ جات میں کافی مقدر میں بولی جاتی ہے شمالی علاقہ جات کی تمام زبانوں میں یہ پہلی زبان ہے کہ اس کے حروف تہجی اور ایضاً ایک مقامی عالم نے خود بنائے ہیں اور اپنے بنائے گئے ابجد کی روشنی میں اس میں قران مجید کی مکمل تفسیر لکھوا کر چھپوائی ہے۔

اس زبان کے مختلف ناموں میں کچھ یوں ہے Kohistani/Indus

Kohustani/Kohiste/Khili/Maiyon/Mair/Maiya/Shuthun

اب آتے ہیں کچھ اور قسم اور دیگر خاندانوں کی زبانوں کی طرف جو ان علاقوں یعنی اشکومن اور ایمت (IMIT) میں بولی جاتی ہیں۔یہ زبانیں کرغز یا کرغیزی، اور کاشغری زبانیں ہیں۔یہ ان لوگوں کی زبانیں ہیں۔جو شمالی علاقوں میں روس اور چین میں انقلابات آنے اور یا چراگاہوں کی تلاش میں اور یا تجارت کی اغراض سے ان علاقوں میں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔

یہ لوگ سنکیانگ کے علاقے سے آتے ہیں۔جہاں مختلف اقوام مثلاً ازبک، ترکمان، تاتار، قزاق، کرغز اقوام آباد ہیں۔جو بنیادی طور پر ترک اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔

سنکیانگ کے دیگر مشہور شہروں کے علاوہ ارومچی، کاشغر اور یارقند زیادہ مشہور ہیں۔چونکہ یہ لوگ کاشغر کے شہر سے آتے ہیں۔اس لیے یہاں وہ اور ان کی زبان کاشغری کے نام سے مشہور ہوتی ورنہ وہیں پر بولی جانے وال اصلی اور بڑی زبان ایغور اور وی غور ہے۔جو سنکیانگ کی سب سے بڑی زبان ہے۔یہ زبان خاندانی طور پر ترک گروپ (Turcic Group) سے تعلق رکھتی ہے۔جو بذات خود ایک الگ، آزاد، مضبوط اور قدیم گروپ ہے۔جس میں بے شمار بڑی اور چھوٹی زبانیں شامل ہیں۔لیکن ان کاشغری زبانیں شامل ہیں۔لیکن ان کاشغری زبانوں میں ایک چیز نظر میں رکھنا پڑے گی اور وہ یہ کہ اس زبان کی کچھ آوازیں ایسی ہیں جو کشمیری زبان اور پشتو زبان میں بھی پائی جاتی ہیں۔

مزید لہجے: جس طرح کہ اوپر کی سطور میں مذکورہ ہے کہ یہ زبانیں آپس میں کئی کئی زبانوں اور بولیوں میں منقسم ہیں لیکن اس کے

علاوہ ایمت (IMIT) اور اشکومن کا معاملہ ان دیگر علاقوں سے کچھ اور زیادہ قابل توجہ ہے کیونکہ وہیں پر ان زبانوں میں کچھ اور لہجے بھی بنتے ہیں۔مثلاً شینا، تین یا چار لہجوں میں بولی جاتی ہے۔

کھوار۔دو لہجوں میں بولی جاتی ہے۔

وخی۔دو یا تین لہجوں میں بولی جاتی ہے۔

اتنی زبانیں کیسی؟ ایک تو لوگ پناہ اور چراگاہوں کی تلاش میں مختلف علاقوں میں آباد ہوگئے، کچھ تجارتی اور مذہبی وملکی اغراض سے لیکن چونکہ یہ گاؤں ایمت (IMIT) ضلع اور تحصیل بننے سے پہلے راجگی دور میں علاقے کا صدر مقام رہا ہے اس لیے مختلف علاقوں، نسلوں اور زبانوں کے لوگ کسی نہ کسی کام اور غرض کے لیے اس علاقے اور گاؤں میں آکر آباد ہوگئے ۔جن کا تعلق واخان، چترال، کاشغر ، چلاس، استوار، یاسین، ہنزا اور سوات سے تھا۔

بلتی: یہ زبان بلتستان کی سب سے بڑی زبان ہے۔اسے بلتی (Balti) بھوٹیا (Bhatia) ,Bodic,Bodish Tibetan, بھی کہتے ہیں۔نسل کے لحاظ سے یہ زبان Tibeto,Birman اور Sino,Tibetan ہے۔لیکن یہ بلتستان سے باہر گلگت، تبت، کشمیر اور چین اور ہندوستان میں بھی بولی جاتی ہے۔یہ ان علاقوں میں واحد زبان ہے۔جو کہ مادری زبان کے بجائے پوری زبان کے نام سے مشہور ہے۔آج کے مروجہ فارسی، عربی خط سے پہلے یہ تبتی خط میں لکھی جاتی تھی۔گرامر کے لحاظ سے بڑی آسان مگر تلفظ کے لحاظ سے مشکل زبان ہے۔

کتابیات

١۔ شاہین محمد پرویش، صحیفہ، شمارہ، جنوری تا مارچ، لاہور، ١٩٩٣ء

٢۔ شاہین محمد پرویش، ادبیات (جلد٢/شمارہ ٢) اکادمی ادبیات اسلام آباد، ١٩٩٥ء

٣۔ محمد جان، اشکومن، لاہور، ٢٠١٠ء

Felmy sabzano-1996:The voice of Nightinangle, oxford press

Buddres George : Language diversity in Karakurm Ed. Herman , Kretuzzmann.2006

Julie -Flaw warday2006:Changes overtime in Karakuram Ed .Herman , Kreutzman.

٧۔ شاہین محمد پرویش، ٢٠٠٨ء سہ ماہی دریافت نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

٨۔ شاہین محمد پرویش، ٢٠٠٩ء ڈوماکی، سہ ماہی دریافت نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

.Colin P. Masica:1991 The Indo-Ayan languages, Oxford

۱۰۔ حبیبی عبدالحئی، ۱۹۸۰ءپشتو ادبیات کی تاریخ، جلد اول، کابل

۱۱۔ شاہین محمد پرویش، ۲۰۱۱ء سہ ماہی دریافت نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

۱۲۔ آفاقی صابر، ۱۹۹۸ءگوجری زبان، لاہور

۱۳۔ شاہین محمد پرویش، ۲۰۰۳ءکوہستان کا سانی جائزہ، ماہنامہ ماہ نور لاہور، (فروری ۲۰۰۳ء)

۱۴۔ شاہین محمد پروین، ۲۰۰۱ءبلتی، سہ ماہی دریافت نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

۱۵۔ کاظمی سید محمد عباس، ۱۹۹۸ءبلتستان کا لوک ادب، لوک ورثہ اسلام آباد

۱۶۔ حسین آبادی، محمد یوسف، ۱۹۹۷ءبلتستان پر ایک نظر، راولپنڈی

۱۷۔ شاہین محمد پرویش، ۱۹۸۸ءکافرستان (لوگ اور زبان) گندھارا سنٹر، منگلا، سوات

۱۸۔ شاہین محمد پرویش، ۱۹۹۱ءاباسین کوہستان، شعیب سنز، مینگوہ، سوات

۱۹۔ شاہین محمد پرویش، ۱۹۹۱ءکالام کوہستان، شعیب سنز، مینگوہ، سوات

۲۰۔ شاہین محمد پرویش، ۲۰۰۶ءدیر کوہستان، مکتبہ مجال، لاہور

۲۱۔ شاہین محمد پرویش، ۱۸۸۳ءپشتو اور کوہستانی زبانوں کا لسانی مطالعہ، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی

۲۲۔ شاہین محمد پرویش، ۱۹۸۴ءکلاشا زبان، ماہنامہ سائنسی ڈائجسٹ، کراچی

۲۳۔ شاہین محمد پرویش، ۱۹۹۱ءتوروالی زبان، ماہنامہ ماہ نور، لاہور

کتابیات

شاہین محمد پرویش، ۱۹۹۱ءتوروالی زبان، ماہنامہ سائنسی ڈائجسٹ، کراچی

شاہین محمد پرویش، ۱۹۹۹ءپروشکی ماہنامہ سائنسی ڈائجسٹ، کراچی

شاہین محمد پرویش، ۱۹۸۹ءپشتو رسم الخط پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی

شاہین محمد پرویش، ۲۰۱۱ءکافرستان کے رسم و رواج، مکتبہ مجال، لاہور

شاہین محمد پرویش، ۲۰۰۶ءگاروی زبان ماہنامہ لاہور